REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

دوپہر یکشنبہ — فی پرچہ

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۲۶ احسان ۱۳۳۹ ہش ۔ ۲۶ جون سنہ ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۱۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

نخلہ ۲۴ جون بوقت ۱۰ بجے دن

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند ٹھیک نہیں آئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

اوسط درجے کی صنعتوں کے لئے ساڑھے تین کروڑ کا خاص زرمبادلہ

اشیائے صرف کی پیداوار بڑھانے کے لئے حکومت کا اقدام

مری ۲۵ جون۔ صدارتی کابینہ نے کل ملک میں اوسط درجے کی صنعتیں قائم کرنے اور انہیں فروغ دینے کے لئے ساڑھے تین کروڑ روپے کے مساوی زرمبادلہ کی ایک خاص منظوری دی ہے۔ ہر رقم میں سے مشرقی پاکستان کو دو کروڑ اور مغربی پاکستان کو ایک کروڑ روپیہ ملے گا۔ اور اس سے وہ صنعتیں استفادہ کر سکیں گی۔ جن کے لئے پانچ لاکھ روپے یا اس سے کم زرمبادلہ کی ضرورت ہوگی۔ یہ رقم پانچ کروڑ روپے کے اس زرمبادلہ کے علاوہ ہے۔ جو اشیائے صرف تیار کرنے والی صنعتوں کے فاضل پرزوں اور خام مال کے لئے خاص طور پر منظور کیا گیا ہے کابینہ نے یہ رقم اوسط درجہ کی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے اس مقصد کے پیش نظر منظور کی ہے کہ ملک میں اشیائے صرف کی پیداوار میں اضافہ ہو۔ کابینہ نے کل اپنے خاص اجلاس میں آئندہ ششماہی کی درآمدی پالیسی کی بھی منظوری دی۔

ایک اطلاع کے مطابق وزارت صنعت اس مخصوص رقم میں سے مختلف صنعتوں کو زرمبادلہ جاری کرتے وقت مقررہ معیاروں اور متعلقہ صنعتوں کی افادیت کو پیش نظر رکھے گی۔ کابینہ نے ان کارروائیوں کا بھی جائزہ لیا جو چاول سے کی صنعت اور اس کی برآمد کو فروغ دینے کے لئے کی جا رہی ہیں۔

"تبت میں چینی فوج کے اجتماع کا سلسلہ بھارتی سرحد تک پہنچ چکا ہے"

پنڈت نہرو کی طرف سے بھارتی سرحد پر چینی فوجوں کے اجتماع کا اعتراف

نئی دہلی ۲۵ جون۔ پنڈت نہرو نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا تبت میں چینی فوج کی بڑی تعداد جمع ہو رہی ہے۔ اور اب چینی فوج کے اجتماع کا سلسلہ بھارتی سرحد تک پہنچ چکا ہے۔ آپ نے کہا کسی معتبر ذریعہ سے یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ اس فوج کی تعداد کتنی ہے۔ تبتی پناہ گزیوں نے اس فوج کی تعداد کے بارے میں جو خبریں بھارت پہنچائی ہیں۔ کچھ تو ان میں مبالغہ آمیز ہیں۔ اور بعض بالکل بے بنیاد۔ البتہ ان میں چند اطلاعات صحیح ہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا بھارتی فوج ہر طرح کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کو تیار ہے۔ وہ بھارتی سرحدوں کی حفاظت کی پوری اہلیت رکھتی ہے۔ آپ نے کہا اس وقت پیکنگ میں بھارتی وفد اور چینی نمائندوں میں سرحدی جھگڑوں کے بارے میں بات چیت جاری ہے لیکن یہ گفت و شنید محض ابتدائی دور میں ہے۔ آپ نے اس اطلاع کو غلط قرار دیا۔ کہ پانچ سو تبتیوں نے بھارت کے زیر حفاظت علاقہ سکم کی ایک چراگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ آپ نے کہا جہاں تک اس چراگاہ کا تعلق ہے۔ وہاں صرف چند تبتی پہونچے ہیں اور وہ پناہ گزین ہیں۔

شادی اور غم کے مواقع پر کھانڈ کا کوٹا

لاہور ۲۵ جون۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ شادی بیاہ یا موت سے متعلق تقریبات کے سلسلہ میں کھانڈ کا کوٹا حاصل کرنے کے لئے تقریب کی تاریخ سے کم از کم دس دن پہلے درخواست دینی چاہیئے۔ کیونکہ راشننگ کنٹرولر کے دفتر کو پرمٹ دینے سے پیشتر کئی قسم کی کارروائی کرنی پڑتی ہے اعلان میں واضح کر دیا گیا ہے کہ اگر درخواست آخری وقت میں دی گئی۔ تو راشننگ کنٹرولر کا دفتر کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایسے حالات میں مقررہ وقت پر کھانڈ نہ مل سکے۔

— لاہور ۲۵ جون سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر ایم انور بار ایٹ لا ایڈووکیٹ لاہور کو مغربی پاکستان کا ایڈووکیٹ جنرل مقرر کر دیا گیا ہے

نائب وزیر اعظم الجزائر عازم قاہرہ ہو گئے

تونس ۲۵ جون۔ الجزائر کی عبوری حکومت کے نائب وزیر اعظم کریم ابوالقاسم عازم قاہرہ ہو گئے ہیں۔ جہاں سے وہ عبوری حکومت کے خاص ایلچی کی حیثیت سے عازم پیرس ہو جائیں گے یاد رہے کہ حکومت الجزائر نے جنرل ڈیگال اور فرانسیسی حکومت کے دوسرے ارکان سے جنگ بند کرنے کے سوال پر بات چیت کرنے کے لئے ایک وفد بھیجنے پر آمادگی کا اظہار کر دیا ہے کریم ابوالقاسم پیرس جا کر اس وفد کے لئے راہ ہموار کریں گے۔ اس سے پیشتر حکومت فرانس نے اپنا ایک فوجی طیارہ تونس بھیجدیا تھا تاکہ وہ عبوری حکومت کے خاص ایلچی کو پیرس پہنچائے لیکن حکومت الجزائر نے اپنے ایلچی کو فرانسیسی طیارے کے ذریعے پیرس بھیجنے سے انکار کر دیا تھا اب یہ ایلچی عازم قاہرہ ہو گئے ہیں۔ جہاں سے وہ کسی اور ملک کے طیارے کے ذریعے پیرس جائیں گے۔

چاند پر آدمی دس سال میں

کالاماذو (مشی گن) ۲۵ جون امریکی فضائیہ کے ایک اعلیٰ افسر نے کل بیان کیا ہے کہ امریکہ ۱۹۷۰ء کے اوائل میں چاند پر آدمی بھیجنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ میجر جنرل ڈان آسٹرینڈر نے مغربی مشی گن یونیورسٹی کے لئے تیار کردہ ایک تقریر میں کہا ہے کہ اس منصوبے کا پہلا قدم یہ ہوگا کہ آئندہ سال کے آخر یا ۱۹۶۲ء کے شروع میں بغیر آدمی کے ایک خلائی طیارہ چاند پر بھیجنے کی کوشش کی جائے گی

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ جون ۱۹۶۰ء

کس کا کردار بہتر ہے

ایک لاہوری دینی کہلانے والے معاصر نے مسلم لیگ کے خلاف بعض سخت الزامات لگائے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بقول معاصر نوائے وقت خود قائداعظم کے خلاف بھی زہر اگلا ہے۔

مسلم لیگ بیشک پہلے ایک بے جان جسد تھی لیکن جب سے قائداعظم مرحوم نے اس کی عنان اپنے ہاتھ میں لی یہ ایک ایسی جاندار ٹھوس اور فعال جماعت بن گئی کہ باوجود انگریز کانگرس اور مودودی قسم کے سیاسی مسلمانوں نے اس کی سخت مخالفت کی یہ اپنے نصب العین یعنی حصول پاکستان میں کامیاب ہو کر رہی۔

"نوائے وقت" نے معاصر کے الزامات کا اجمالی جواب دیا ہے۔ جس کو ہم کسی دوسری جگہ آج کے الفضل میں شائع کر رہے ہیں۔

معاصر نے مسلم لیگ کی لیڈرشپ پر یہ الزام لگایا ہے کہ

"کوئی شخص چاہے کچھ کہے مگر اس امر سے انکار کرنا مشکل ہے۔ کہ پاکستان میں پارلیمانی نظام ناکام نہیں ہوا بلکہ وہ لیڈرشپ ناکام ہوئی جو پاکستان بننے کے بعد برسر اقتدار آئی، اور پاکستان میں پارٹی سسٹم فیل نہیں ہوا بلکہ وہ نام نہاد پارٹی فیل ہوئی جس کے ہاتھ میں دس بارہ برس تک اقتدار رہا لیکن سوال یہ ہے کہ مسلم لیگ کی لیڈرشپ اور مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کا انجام وہ کیوں ہوا جو ہندوستان میں اب تک کانگرس کا نہیں ہوا اور برطانیہ میں پارٹی سسٹم کا نہیں ہوا۔

اصل یہ ہے کہ مسلم لیگ نہ کوئی پارٹی تھی اور نہ اس کی لیڈرشپ ہی کوئی لیڈرشپ، اور نہ پاکستان میں پارٹی سسٹم کے مطابق جمہوری نظام کو چلانے کا کوئی موقعہ پیدا ہوا مسلم لیگ کو مسلمان عوام میں اسلئے قبول عام حاصل ہوا کہ اس نے ایک اسلامی مملکت کا خواب مسلمانوں کو دکھایا یہ ان کے دل کی آواز تھی اور انہوں نے اس آواز کی پیروی میں ہر اس شخص پر اعتماد کیا جو ذاتی کردار کے اعتبار سے ناقابل اعتبار تھا۔"

(تسنیم لاہور ۱۹ جون ۱۹۶۰ء)

یہ قائداعظم کے وقت کی مسلم لیگ پر بہت سخت الزام ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ پاکستان کے حصول کے لئے مسلم لیگ کے اکثر لیڈروں نے خلوص دل سے کام کیا تھا اور ان کا کردار کم از کم ان خود ساختہ لیڈروں سے بہت اونچا تھا۔ جنہوں نے کانگرس کا دامن پکڑا اور طرح طرح سے پاکستان کی مخالفت کی۔ اور پاکستان کو جنت الحمقا تک کہنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ سوال یہ ہے کہ آخر ان لوگوں کا کیا کردار تھا جنہوں نے پاکستان بننے سے پہلے ہر قیمت پر پاکستان کی مخالفت کی تھی اور جب پاکستان بنا تو پابدست دیگرے دست بدست دیگرے پاکستان میں تو گھسے تھے۔ اور یہاں آ کر آؤ دیکھا نہ تاؤ تخریبی نعرہ بازی شروع کر دی۔ اور دھوکا دینے کے لئے اپنا موقف بدل لیا۔ اور پاکستان کے بڑے خیر خواہ بن کر یہاں "اسلامی حکومت" کا نعرہ خلا میں اچھالنے لگے تھے۔ ع

آپ کب سے ہو گئے ہیں چاہنے والے مرے

معاصر کے طرز بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ انگریز جاتے ہوئے پاکستان کے نظم و نسق مسلم لیگ کے زعما کے حوالے نہ کرتے بلکہ ان لوگوں کے حوالے کرتے جو پاکستان کے حصول کو احمقوں کی جنت کہا کرتے تھے۔ اور پاکستان کا گورنر جنرل قائداعظم نہیں بلکہ اس کے امیر جماعت کو بنایا جاتا جنہوں نے پہلے ہی نہیں بلکہ پاکستان بننے کے بعد بھی ہر تخریبی عنصر سے جو ملک میں فتنہ و فساد برپا کرنا چاہتا تھا دل کھول کر تعاون کیا

آج بیشک پھر معاصر مسلم لیگ کے خلاف آواز اٹھا رہا ہے۔ لیکن معاصر وہ دن بھول گیا ہے۔ جب ۱۹۵۳ء کے فسادات میں کم از کم پنجاب کی مسلم لیگ کے بعض افراد ان تخریبی عناصر کے اڈے چڑھ گئے تھے جب یہ امیر جماعت ان تخریبی عناصر کی رہنمائی کر رہے تھے۔ اس طرح مسلم لیگ میں بعد میں جو انتشار پیدا ہوا تو اس کے ذمہ دار بھی یہی امیر جماعت اور وہ تخریبی عناصر ہی تھے رائے عامہ حاصل کرنے کے لئے جن کا وہ دم چھلا بنے ہوئے تھے۔ چنانچہ یہ انہی اونچے کردار کی برکت تھی کہ ۱۹۵۳ء کی ہنگامہ آرائی ناکام ہوئی اور جیسا کہ کہتے ہیں۔ ع

ہم تو ڈوبے تھے صنم تمکو بھی لے ڈوبینگے

وہ اپنے ساتھ نہ صرف دیگر اہل علم حضرات اور مجلس احرار کو ہی لے ڈوبے بلکہ مغربی پاکستان میں مسلم لیگ کا بھی بیڑا غرق کر دیا۔ اور اس میں سخت انتشار پیدا ہو گیا۔ یہاں تک کہ انتخابات میں ان کو سخت شکست اٹھانی پڑی

مغربی پاکستان میں مسلم لیگ کا اس طرح تیا پانچہ کر کے انہوں نے مشرقی پاکستان کی مسلم لیگ کی طرف رخ پھیر دیا اور اس کی حمایت شروع کر دی۔ اور پھر وہاں بھی اس بے چاری کا یہ حال ہوا کہ کیا کہنا۔ سچ کہا ہے غالبؔ نے ع

ہوئے تم دوست جسکے اسکا دشمن آسماں کیوں ہو

اس طرح ان لوگوں کے وجود کی برکت کے طفیل مشرقی پاکستان میں بھی اسی طرح مسلم لیگ کا سہاگ اجڑ گیا۔ جس طرح آپ کے وجود کی برکت سے اس کا باغ مغربی پاکستان میں اجڑا تھا۔

الغرض گذشتہ بارہ تیرہ سال میں ان لوگوں نے اقتدار حاصل کرنے کے لئے کیا کیا پاپڑ نہیں بیلے۔ احرار کا دم چھلا بنے اہل علم حضرات کو گانٹھنے کی کوشش کی۔ ان کو آگ میں دھکیل کر اپنا دامن بچاتے ہوئے مسلم لیگ میں ڈالنے کی کوشش کی مغربی پاکستان کے بعض عاقبت نااندیش مسلم لیگیوں کو ورغلانا۔ مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ کی حمایت کا ڈھونگ رچایا۔ ۳۳ علماء کو اکٹھا کر کے اسلامی قانون کا نیا قرآن تصنیف کیا۔ مونسپل انتخاب لڑے۔ عوام کو پھانسنے کے لئے پنچایتی طریق کار کا جال بچھایا۔ فوج اگ نے کی کوشش کی۔ مجاہدین کشمیر کو برا بھلا کہا۔ سوانگ بھر بھر کر بازاروں میں پھرے پلیپلر ڈھاٹا اوڑھ کر جلوس نکالے ۱۹۵۳ء میں عوام کو فساد کی طرح دی۔ اپنی شجاعت اور تہور کا یہاں تک ڈھنڈورا پیٹا کہ پاکستان میں امن و امان سے داخل ہونے کے بعد فرمایا کہ اگر ۲۰۰ آدمی میرے ساتھ ہوتے تو میں کشمیر میں گھس جاتا۔ سبحان اللہ چوہدری محمد علی سابق وزیراعظم کی حمایت میں صاحبان اقتدار کے زمرے میں گھسنے کی کوشش کی۔ ۔ رائے عامہ کی حرم میں چپتے پھرتے ہسپتال جائے تاکہ اقتدار کے تخت پر انگلی ٹکانے کے لئے کہیں نہ کہیں انہیں بھی ذرا سی جگہ مل جائے۔ مگر ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

وہی سیاست جس کے پر لگا کر اب فضا میں اڑان کرنا چاہتے تھے آخر آپ کے لئے ذلت ثابت ہوئی۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ مسلم لیگ کی لیڈرشپ بہترین لیڈرشپ تھی مگر یہ سوال پر مچھتے ہیں کہ اگر مسلم لیگ کی لیڈرشپ ویسی نہ تھی تو کونسی پارٹی تھی جس کی لیڈرشپ اس معیار پر پوری اترتی ہے۔ جو معیار خود معاصر نے مقرر کیا ہے۔ یعنی

"پارٹی سسٹم کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ملک کی خدمت یا نوع انسانی کی فلاح کی خاطر کچھ لوگوں کے دلوں میں کام کرنے کا داعیہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ اس مشترک نصب العین کے لئے اجتماعی صورت اختیار کرتے ہیں۔ اس نصب العین کے حصول کے لئے پروگرام بناتے اخلاقی اصول اور طریق کار طے کرتے ہیں۔ اور جو لوگ ان تمام امور سے اتفاق کرتے ہیں۔ وہ پارٹی بن جاتے ہیں۔ اس پارٹی کا ہر فرد ان اصولوں کا پابند اور طریق کار پر عامل ہوتا ہے۔ یہ پارٹی اپنی قوم کے سامنے اپنے اغراض و مقاصد اور نصب العین کی دعوت پیش کرتی ہے اور قوم کے جو افراد اس دعوت سے متاثر ہوتے ہیں وہ انتخابات کے موقعے پر اس پارٹی کو ووٹ دیتے اور اگر وہ اکثریت میں آ جائے تو جمہوری نظام میں وہ برسر اقتدار آ جاتی ہے۔ اس طرح ایک حزب حکومت وجود میں آتا ہے۔ دوسری طرف کچھ اور لوگ کسی دوسرے نصب العین طریق کار اور اصول سیاست سے محبت کی بناء پر ایک دوسری پارٹی بناتے اور قوم کو اس کی طرف بلاتے ہیں۔ اگر وہ انتخابات میں اکثریت پر فائز نہ ہو تو وہ حزب مخالف کی جگہ لیتی ہے اور حزب حکومت اور حزب مخالف دونوں اپنے اپنے طریق کار کے مطابق اپنے ملک کی خدمت کرتے ہیں اس طرح جمہوری نظام مشترک خاندان کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے جس کی ہر پارٹی اپنی صلاحیتوں کی کمائی سے ملک کے خزانے کو معمور کرتی ہے۔

ظاہر ہے کہ پاکستان میں پارٹی سسٹم نے اس طریق پر کام ہی نہیں کیا تو یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ یہاں پارٹی سسٹم ناکام ہوا ہے یا پارلیمانی نظام ناکام ہوا ہے یہ دستور ناکام ہوا ہے۔ یہاں تو ان میں سے کسی کے لئے کام کرنے کا موقعہ ہی نہیں آیا۔ یہ موقعہ سابق دستور کے تحت انتخابات عام کے ذریعے سے آ سکتا تھا اور یقیناً آتا۔ لیکن اس سے پہلے ہی اس سارے سلسلے کو ختم کر دیا گیا۔ پاکستان میں آئندہ کس طرز کا نظام حکومت قائم ہوتا ہے۔ اس بحث سے اس وقت غرض نہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ذہنوں میں ان مسائل کے متعلق جو الجھاؤ ہے وہ دور ہو جائے۔"

(تسنیم لاہور ۱۹ جون ۱۹۶۰ء)

اگر پارلیمانی نظام میں پارٹی سسٹم کا یہی طریقہ ہے جو معاصر نے بتایا ہے۔ تو معاصر بتائے کہ جب بقول اسکے ایسا پارٹی سسٹم یہاں

(باقی صفحہ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۲ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

کفارۂ ظہار اور کفارۂ یمین

فرمایا مجھ سے ایک سوال کیا گیا ہے کہ کفارۂ ظہار کی نسبت قرآن مجید میں یہ آیات آتی ہیں

والذین یظاھرون من نسائھم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبۃ من قبل ان یتماسا ذٰلکم توعظون بہ واللہ بما تعملون خبیر فمن لم یجد فصیام شھرین متتابعین من قبل ان یتماسا فمن لم یستطع فاطعام ستین مسکیناً ذٰلک لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتلک حدود اللہ وللکافرین عذاب الیم (مجادلہ رکوع اول)

اور سورۂ مائدہ رکوع ۱۲ میں کفارۂ یمین کے متعلق آتا ہے

لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ فمن لم یجد فصیام ثلاثۃ ایام۔ ذٰلک کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم واحفظوا ایمانکم کذٰلک یبین اللہ لکم اٰیٰتہ لعلکم تشکرون۔ سوال یہ ہے۔ کہ بلحاظ ترتیب احکام کے کفارۂ ظہار کے احکام میں تحریر رقبہ کو پہلے نمبر پر رکھا گیا ہے اور کفارۂ یمین میں تحریر رقبہ کو تیسرے نمبر پر رکھا گیا ہے اور کفارۂ ظہار میں اطعام مساکین کا حکم صیام کے حکم کے بعد رکھا گیا ہے اور کفارۂ یمین میں صیام کا حکم اطعام کسوۃ۔ اور تحریر رقبۃ کے حکم کے بعد رکھا ہے۔ پھر کفارۂ یمین میں اطعام کے بعد کسوۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور کفارۂ ظہار میں یہ مذکور نہیں۔ پھر قبل ان یتماسا کے الفاظ کفارۂ ظہار میں دو دفعہ صرف تحریر رقبۃ اور صیام کے ساتھ آئے ہیں۔ لیکن اطعام کے ساتھ اس کا ذکر نہیں۔ پھر کفارۂ ظہار کی پہلی آیت ذٰلکم توعظون بہ میں اشارہ کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ اور دوسری آیت ذٰلک لتؤمنوا باللہ میں اشارہ کے لئے مفرد کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ پھر کفارۂ ظہار میں شھرین متتابعین فرمایا ہے کہ ساٹھ روزے متواتر رکھے۔ مگر کفارۂ یمین میں

متواتر کی شرط

نہیں رکھی۔ یہ سوال ہے جو کیا گیا ہے۔ اس میں باقی شقیں تو صرف تصوف کا رنگ رکھتی ہیں۔ دراصل جو بڑا سوال ہے وہ صرف یہی ہے کہ کفارۂ ظہار میں تحریر رقبۃ کی سزا کو پہلے رکھا ہے اور باقی سزائیں یعنی صیام اور اطعام مساکین کو بعد میں رکھا ہے۔ اور کفارہ یمین میں پہلے اطعام کو رکھا ہے۔ اور پھر کسوۃ کو رکھا ہے اور تحریر رقبۃ کا تیسرے نمبر پر ذکر کیا ہے۔ اور پھر اس کے بعد روزوں کا ذکر ہے۔ غرض کفارۂ ظہار میں پہلے تحریر رقبۃ۔ اس کے بعد روزے اور اس کے بعد کھانا اور کفارۂ یمین میں پہلے کھانا۔ پھر لباس۔ پھر غلام آزاد کرنا اور پھر روزے رکھے گئے ہیں۔ یعنی ایک تو ان

سزاؤں کی ترتیب

میں فرق ہے۔ اور پھر ان سزاؤں میں بھی جن میں اختلاف ہے۔ اور بعض مطابق ہیں یعنے تحریر رقبۃ تو دونوں جگہ ہے لیکن وہاں کفارہ ظہار میں شھرین متتابعین یعنے متواتر ساٹھ روزوں کا ذکر ہے۔ اور یہاں

کفارہ یمین

میں تین روزوں کا ذکر ہے۔ اور اس کے ساتھ متتابعین کا لفظ نہیں۔ اگر روزے تحریر رقبۃ کا قائم مقام ہیں تو کفارۂ ظہار میں ساٹھ اور کفارہ یمین میں تین کیوں ہیں۔ اور پھر وہاں یہ ذکر ہے کہ متواتر رکھے اور یہاں متواتر کا ذکر نہیں۔ اسی طرح کفارہ ظہار میں ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کا ذکر ہے۔ اور اس کے بالمقابل کفارہ یمین میں دس مساکین کو کھانا کھلانا رکھا ہے۔ پھر کفارۂ یمین میں اطعام کا قائمقام کسوۃ کو رکھا ہے۔ مگر کفارۂ ظہار میں اس کا ذکر نہیں۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ جرائم کی سزا جرم کے مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر ہوا کرتی ہے۔ اور سزا کی ترتیب بھی اسی لحاظ سے ہوتی ہے۔

مثلاً بعض دفعہ

جرم کی اہمیت

زیادہ ہوتی ہے اور بعض جگہ جرم کی اہمیت کم ہوتی ہے۔ جہاں جرم کی اہمیت زیادہ ہوگی وہاں اس جرم کی سزا بھی زیادہ ہوگی۔ اور جہاں جرم کی اہمیت کم ہوگی۔ وہاں اس کی سزا بھی کم ہوگی۔ جہاں تک بنی نوع انسان کے حقوق کا تعلق ہے۔ وہاں شریعت نے اس امر کو مدنظر رکھا ہے۔ کہ جہاں نقصان زیادہ ہو وہاں اس جرم کی سزا بھی زیادہ رکھی ہے اور جہاں نقصان کم ہو وہاں اس کی سزا بھی کم رکھی ہے اور جو جرائم ایسے ہوں جن کا درحقیقت انسانوں سے تعلق نہیں۔ بلکہ

اخلاق کے ساتھ تعلق ہے

ان کی سزا میں شریعت نے اس نقطہ نگاہ کو مدنظر رکھا ہے۔ کہ اس کے لئے ایسی سزا تجویز کی جائے۔ جو اخلاق کی نگہداشت کرنے والی ہو اب بظاہر تو ظہار کا تعلق بندوں سے معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل اس کا تعلق اخلاق سے ہوتا ہے بندوں سے نہیں ظہار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو کہدے کہ تو میری ماں کی طرح ہے۔ یا یہ کہدے کہ تو میری ماں ہے۔ اگر اس جرم کا تعلق بندوں سے ہوتا ہے تو پھر چاہیئے تھا کہ تمام انسان اس کو برا مناتے مگر تمام انسان اس کو برا نہیں مناتے

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ایک دفعہ ایک سکھ کو سمجھا رہے تھے کہ بیوی کو پیار میں آکر بعض لوگ جو ماں کہہ دیتے ہیں اس طرح نہیں کہنا چاہیئے یہ بہت بری بات ہے۔ تو وہ سکھ کہنے لگا۔ اس میں کیا حرج ہے۔ ماں کا رشتہ محبت کا ہوتا ہے۔ اس لئے اگر اپنی محبت کے اظہار کے لئے بیوی کو ماں کہہ لیا جائے تو وہ ماں تھوڑے بن جاتی ہے۔ اسی طرح انگریزوں میں تو

یہ عام رواج ہے

کہ وہ خصوصیت سے بیوی کے متعلق ماں ہی کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ بیوی کو بلانا ہو تو کہتے ہیں مدر ادھر آؤ۔ ان سے اگر پوچھا جائے کہ ایسا کیوں کہتے ہو تو جواب دیتے ہیں کہ بچے نے جو سیکھنا ہو۔ بچہ چونکہ ہماری نقل کرتا ہے۔

اگر ہم مدر۔ مدر نہ کہیں تو بچہ کس طرح مدر کہے گا۔ اس لئے ہم بیوی کو مدر کہتے ہیں تا کہ بچے کو بھی مدر کہنے کی عادت پڑے۔ غرض بعض قوموں کا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ ان کی عورتیں بجائے اس کے کہ جب ان کے خاوند ان کو ماں کہیں تو وہ اس کے خلاف پروٹسٹ کریں اور اپنے حقوق کی خاطر خاوندوں پر نالش کریں۔ وہ خوش ہوتی ہیں۔ اور ان میں یہ ایک قسم کا تعیش پایا جاتا ہے کہ جب ان کے خاوند ان کو ماں کہیں تو بجائے شکوہ کے وہ اس پر خوشی کا اظہار کرتی ہیں پس معلوم ہوا یہ بیوی کو ماں کہنا یہ ایسا جرم نہیں جس کا تعلق انسانوں سے ہو۔ اور جس سے

بنی نوع انسان کے حقوق

کا نقصان ہوتا ہو۔ کیونکہ اگر یہ انسانی جرم ہوتا۔ تو چاہیئے تھا کہ جس طرح بیوی کو مارنے پر ساری عورتیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ اور شور مچانا شروع کر دیتی ہیں۔ کہ عورتوں پر ظلم ہو گیا ہے اور ان کے حقوق کو پامال کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح جب کسی بیوی کو اس کا خاوند ماں کہہ دیتا تو ساری عورتیں کھڑی ہو جاتیں۔ اور اس کے خلاف پروٹسٹ کرتیں

لیکن ایسا نہیں بلکہ بعض عورتیں بجائے ناراضگی کے اس پر خوش ہوتی ہیں اور بجائے برا منانے کے اسکو اچھا سمجھتی ہیں تو معلوم ہوا کہ بیوی کو ماں کہدینا ایسا جرم نہیں جو انسانی حقوق کے ساتھ تعلق رکھتا ہو۔ اگر بیوی کو ماں کہدینا انسانی حقوق کے خلاف ہوتا تو ہر قوم اسکے خلاف ہوتی۔ اور اسکو برا مناتی مسلمان بھی اس کے خلاف ہوتے اور اسکو برا مناتے یہودی بھی اسکے خلاف ہوتے اور اسکو برا مناتے۔ عیسائی بھی اسکے خلاف ہوتے اور اسکو برا مناتے۔ ہندوستانی بھی اس کے خلاف ہوتے اور اسکو برا مناتے۔ انگریز بھی اسکے خلاف ہوتے اور اسکو برا مناتے۔ امریکن بھی اسکے خلاف ہوتے اور اسکو برا مناتے۔ تمام مذاہب اور تمام قومیں اسکے خلاف پروٹسٹ کرتیں تمام ملکوں میں اسکے خلاف احتجاج ہوتا۔ جس طرح گالی دینا یا مارنا ایسا جرم ہے کہ سب کے سب اس کو برا مناتے ہیں مسلمان بھی برا مناتے ہیں۔ ہندو بھی برا مناتے ہیں۔ یہودی بھی برا مناتے ہیں۔ عیسائی بھی برا مناتے ہیں۔ اور اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ لیکن بیوی کو ماں کہدینا نہ صرف یہ کہ بعض قومیں اس پر برا نہیں مناتیں۔ بلکہ اس پر خوش ہوتی ہیں۔ حالانکہ اگر یہ جرم انسانوں کے خلاف ہوتا تو سب کو اس کے خلاف احتجاج کرنا چاہیئے تھا پس معلوم ہوا کہ یہ قومی جرم نہیں بلکہ

خدائی اور اخلاقی جرم ہے

اخلاقی لحاظ سے بعض باتیں بری مشابہت کی وجہ سے بھی جرم بن جاتی ہیں۔ جس طرح یہودی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو راعنا کہتے تھے تو خدا تعالےٰ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ تم راعنا نہ کہا کرو بلکہ انظرنا کہا کرو۔ اب صحابہؓ راعنا کا لفظ بری نیت سے تو نہیں کہتے تھے۔ یہودی یا دوسرے لوگ تو بری نیت سے کہتے تھے۔ مگر صحابہؓ ادب اور احترام سے کہتے تھے۔ مگر باوجود اس کے خدا تعالےٰ نے صحابہؓ کو منع کر دیا۔ کہ بیشک تمہاری نیت بری نہیں۔ بلکہ تم ادب اور احترام سے یہ لفظ کہتے ہو مگر اس لفظ میں چونکہ مشابہت گندی ہے۔ اسلئے ہم تم کو منع کرتے ہیں۔ کہ تم راعنا نہ کہا کرو۔ بلکہ انظرنا کہا کرو۔ اسی طرح بیوی کو ماں کہنے سے منع کرنے کا حکم بھی

اخلاق کی حفاظت

کے لئے ہے اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس حکم کی خلاف ورزی کرنا قومی جرم نہیں بلکہ ہمارا جرم ہے۔ ہم تمہیں روکتے ہیں کہ تم ایسا نہ کہا کرو۔ اسی وجہ سے فقہا نے ظہار کے متعلق لکھا ہے کہ اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی یعنی جب تک طلاق والے احساسات ظہار کے ساتھ وابستہ نہ ہوں۔ اس وقت تک خالی بیوی کو ماں کہدینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ تو فقہا کا بھی اس طرف خیال گیا ہے کہ ظہار پر سزا خدائی جرم کی وجہ سے ہے۔ پس جب یہ معلوم ہو گیا کہ یہ خدائی جرم ہے تو خدائی جرائم میں شریعت اسلامیہ کا سزا دینے کا طریق یہ ہے کہ جن جرائم کے محرکات اور موجبات زیادہ ہوں ان میں شریعت نے کم سزا رکھی ہے اور جن جرائم کے موجبات اور محرکات کم ہوں ان میں شریعت نے زیادہ سزا رکھی ہے۔ جن جرائم کے موجبات زیادہ ہوں ان میں شریعت نے اس لئے کم سزا رکھی ہے کہ لوگ عام رو میں بہ جاتے ہیں۔ اور جہاں موجبات کم ہوں۔ ان میں سزا اسلئے زیادہ رکھی ہے کہ جو شخص باوجود بہت کم محرکات ہونے کے بھی اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے وہ گویا شریعت کی تضحیک کرتا ہے۔ اب کسی شخص کا اپنی بیوی کو ماں کہہ دینا یا یہ کہہ دینا کہ تو میری ماں کی طرح ہے اس کے کونسے موجبات اور محرکات ہیں جن کی وجہ سے وہ ماں کہتا ہے۔ اگر وہ طلاق دینا چاہتا تھا تو اسکے لئے اور کئی الفاظ موجود تھے اس واضح طریق کو استعمال کرنے کی بجائے وہ ایسا طریق کیوں اختیار کرتا ہے جو بری مشابہت رکھتا ہے۔ فرض کرو اس کی نیت اپنی بیوی کو طلاق دینے کی ہے تو پھر یہ شریفانہ طریق کیوں اختیار نہیں کرتا کہ میں تجھے طلاق دیتا ہوں۔ ایسے الفاظ کیوں استعمال کرتا ہے جن سے خدا تعالےٰ نے منع فرمایا ہے۔ پس جب وہ اس واضح طریق کو استعمال کرنے کی بجائے باوجود موجبات اور محرکات کے نہ ہونے کے ایسا طریق اختیار کرتا ہے۔ جس سے شریعت نے روکا ہے تو لازمی بات ہے کہ وہ شریعت کی بے حرمتی کرتا ہے ——— لیکن

یمین میں یہ بات نہیں

کیونکہ قسم توڑنے کے محرکات اور موجبات زیادہ ہیں۔ مثلاً ایک دوست اپنے دوست کو مجبور کرتا ہے کہ میرے ساتھ فلاں جگہ چلو اور اسکی وہاں جانے کی بالکل نیت نہیں اور وہ کہدیتا ہے کہ خدا کی قسم میں وہاں نہیں جاؤں گا۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد جب اس کا دوست

زیادہ اصرار کرکے

اپنے ساتھ لے جانے پر مجبور کرتا ہے تو وہ چل پڑتا ہے۔ اور بعض لوگوں میں تو یہ عادت ہوتی ہے کہ بات کرتے وقت پانچ پانچ منٹ کے بعد قسم کھاتے ہیں۔ خدا کی قسم میں یہ کام نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم میں وہاں نہیں جاؤنگا عربوں میں میں نے دیکھا ہے کہ قسم کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ایک ایک سانس میں دو دو تین تین قسمیں کھا جائیں گے۔ ایک شخص کسی دوکاندار کے پاس

کوئی چیز خریدنے جاتا ہے

اور جب دوکاندار سے اس کی قیمت دریافت کرتا ہے تو وہ کہتا ہے واللہ میں نے یہ چیز پانچ روپے میں خریدی ہے سوا پانچ روپے میں تمہیں دونگا۔ وہ آگے سے کہتا ہے واللہ یہ غلط ہے میں اتنی قیمت نہیں دونگا اس سے کم کرو۔ اسپر پھر دوکاندار کہتا ہے واللہ تو نے پانچ روپے کی میری خرید ہے۔ پانچ روپے میں میں تمہیں دے دونگا۔ خریدار پھر کہتا ہے واللہ یہ غلط ہے اور کم کرو۔ اور جب اسی طرح جھگڑتے جھگڑتے تھک جاتے ہیں تو دوکاندار کہتا ہے مِل علی مجھ

سچی بات یہ ہے

کہ چار روپے میں میں نے خریدی ہے سوا چار روپے میں تمہیں دے دونگا۔ مکہ میں میں نے اپنے کانوں سے عربوں کو اسطرح قسمیں کھاتے سنا ہے۔ تو قسم کا رواج کثرت سے ہے اور لوگوں میں اس کی عام عادت پائی جاتی ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل ظہار کا رواج بالکل نہیں کوئی لاکھوں میں سے ایک ہو گا۔ جو یہ کرتا ہو گا۔ پس ایک کا رواج چونکہ کثرت سے ہے اور اس کے محرکات زیادہ ہیں اس لئے اسپر سزا کم رکھی ہے اور دوسری کا رواج بالکل نہیں اور نہ ہی اس کے کوئی محرکات ہیں اسلئے اسپر سزا زیادہ رکھی ہے۔ پس ان دونوں کی سزا میں فرق ہونے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ جہاں . . . . جرم کی کثرت ہے یعنی اس کا عام رواج ہے وہاں سزا کم رکھی ہے۔ اور جہاں جرم کی قلت ہے یعنی کبھی کبھار ہونے والا جرم ہے۔ وہاں سزا زیادہ رکھی ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ایک جرم ایسا ہے کہ اس کے محرکات اور موجبات زیادہ ہیں۔ اور دوسرا جرم ایسا ہے کہ اس کے محرکات اور موجبات ہوتے ہی نہیں۔ اگر ایک شخص اپنی بیوی کو ماں کہہ دیتا ہے تو اس کو کونسی مجبوری پیش آگئی تھی جس کی وجہ سے وہ اسے ماں کہنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ اگر اس کا ارادہ طلاق دینے کا تھا۔ تو اس کے لئے اور الفاظ موجود تھے۔ اور اگر وہ محبت کے اظہار کے لئے کہتا ہے تو کیا محبت کے اظہار کے لئے یہی لفظ رہ گئے ہیں

محبت کے اظہار کیلئے

اور کئی طریق ہیں یہ ان طریقوں پر عمل کیوں نہیں کرتا۔ پس اس قسم کے موجبات کثرت سے پائے جاتے ہیں جن کا مقابلہ کمزور طبیعت والے لوگ نہیں کر سکتے اور عام رو میں بہہ جاتے ہیں ایک شخص قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں جگہ نہیں جاؤں گا۔ مگر اس کے دوست اسے وہاں لے جانے پر اصرار کرتے ہیں اور مجبور کر کے وہاں لے جاتے ہیں لیکن بیوی کو ماں کہنے کے کونسے محرکات ہیں اور اسے کون مجبور کرتا ہے کہ مہربانی کر کے ضرور اپنی بیوی کو ماں کہہ ڈالو۔

اسس

سوال کا دوسرا حصہ

یہ ہے کہ سزاؤں کی ترتیب میں فرق کیوں ہے یعنی کفارۂ ظہار میں تحریر رقبہ کو پہلے نمبر پر رکھا ہے اور دوسری سزاؤں یعنی صیام اور اطعام کو بعد میں رکھا ہے۔ لیکن کفارۂ یمین میں اطعام اور کسوۃ کو پہلے رکھا ہے اور تحریر رقبہ کا ذکر تیسرے نمبر پر کیا ہے۔ یہ سوال بھی اسی حکمت کے ماتحت جو میں ابھی بیان کر چکا ہوں حل ہو جاتا ہے۔ اسلئے کہ ظہار کا کم رواج ہے اور نہ ہی اسکے محرکات ہیں پھر بھی اگر کوئی شخص یہ جرم کرتا ہے تو ضروری ہے کہ اس جرم پر اسے سخت سزا دی جائے اسلئے تمام سزاؤں میں سے جو سزا زیادہ سخت تھی اسکو پہلے نمبر پر رکھا۔ پھر سزا دینے میں عام قاعدہ یہی ہے کہ پہلی دفعہ جرم کرنے پر نرمی کی جاتی ہے اسلئے تحریر رقبہ کے بعد دوسری سزاؤں کو رکھا کہ اگر تحریر رقبہ نہ کر سکو تو پھر دو ماہ کے روزے رکھو۔ اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو پھر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاؤ

یعنی سزا کو اوپر سے نیچے کی طرف چلایا ہے لیکن کفارۂ یمین میں اس کے الٹ رکھا ہے یہاں سزا کو نیچے سے اوپر کی طرف چلایا گیا ہے۔ یعنی اگر قسم توڑو تو دس مساکین کو کھانا کھلا کر اس کا کفارہ ادا کرو۔ اور اگر پھر بھی تمہاری یہ عادت نہیں جاتی تو دس مساکین کے لئے لباس دو اور اگر اس پر بھی تمہاری اصلاح نہیں ہوتی تو پھر ایک غلام آزاد کرو۔ اسی لئے یہاں کفارۂ یمین میں اوکسوتہم او تحریر رقبۃ کہہ کر او کے ساتھ سزاؤں کا ذکر کیا ہے کہ یہ شخص خود دیکھے کہ اگر

دس مساکین کو کھانا

کھلانے سے بھی اس کی عادت دور نہیں ہوتی اور [illegible] اور وہ پھر بھی قسم توڑ دیتا ہے تو پھر دس مساکین کو لباس دے اور اگر وہ پھر بھی قسم توڑنے سے باز نہیں رہتا اور اس کی اصلاح نہیں ہوتی تو پھر ایک غلام آزاد کرے۔ یعنی اگر تھوڑی سزا سے اس کی اصلاح نہیں ہوتی مثلاً مالدار شخص ہے دس مساکین کو کھانا کھلانا اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں اور وہ پھر بھی جرم کرتا ہے تو اب اس سزا کو بڑھا دے اور دس مساکین کو لباس پہنائے۔ اگر اس پر بھی اس کی اصلاح نہیں ہوتی تو سزا کو اور بڑھا دے اور ایک غلام آزاد کرے۔ اسی لئے اوکسوتہم او تحریر رقبۃ کہہ کر سزاؤں کا ذکر او کے ساتھ کیا ہے۔ لیکن کفارہ ظہار میں سزاؤں کو اوپر سے نیچے کی طرف چلایا گیا ہے اس لئے یہاں او نہیں فرمایا۔ بلکہ فمن لم یجد فصیام شہرین متتابعین۔ فمن لم یستطع فاطعام ستین مسکینا فرمایا ہے یعنی اصل سزا تو تحریر رقبہ ہی ہے۔ لیکن جس کو استطاعت نہ ہو وہ روزے رکھے اور جو اس کی بھی طاقت نہ رکھے وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

گویا جو اصل سزا تھی اس کو پہلے رکھا اور دوسری سزائیں جو عدم استطاعت کی وجہ سے ہیں ان کو بعد میں رکھا اور

کفارۂ یمین

میں بھی جو اصل سزا تھی یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلانا اس کو پہلے رکھا ہے اور دوسری سزائیں جو زیادہ استطاعت رکھنے کی صورت میں ہیں۔ ان کو بعد میں رکھا ہے کہ اگر دس مساکین کو کھانا کھلانے سے اصلاح نہیں ہوتی تو سزا کو اور اونچا کردو۔ اور دس مساکین کو لباس پہناؤ۔ اور اگر اس سے بھی اصلاح نہیں ہوتی تو سزا کو اور اونچا کردو اور ایک غلام آزاد کرو۔ اس لئے یہاں فمن لم یجد یا فمن لم یستطع کے الفاظ استعمال نہیں فرمائے بلکہ او کا لفظ رکھ کر اس شخص پر چھوڑا ہے۔ کہ کم سزا سے تمہاری اصلاح نہیں ہوتی تو سزا کو زیادہ کرتے جاؤ۔ مگر جو اصل سزا تھی اس کا ذکر پہلے نمبر پر کردیا۔ کفارۂ ظہار میں اصل سزا غلام آزاد کرنا ہے۔ اس لئے اس کو پہلے نمبر پر رکھا۔ اور دوسری سزائیں جو عدم استطاعت کی وجہ سے ہیں ان کا ذکر بعد میں کیا۔

ایک سوال

عرض کیا گیا کہ کفارۂ ظہار میں تحریر رقبۃ کا قائمقام شہرین متتابعین بیان کیا گیا ہے۔ اور کفارۂ یمین میں تحریر رقبۃ کا قائمقام فصیام ثلاثۃ ایام بیان ہوا ہے اس کی کیا وجہ ہے فرمایا کفارۂ یمین میں فصیام ثلاثۃ ایام (تین دن کے روزے) تحریر رقبہ (غلام آزاد کرنا) کا قائمقام نہیں بلکہ فصیام ثلاثۃ ایام (تین دن کے روزے) اطعام عشرۃ مساکین (دس مساکین کو کھانا کھلانے) کا قائمقام ہے اور یہ عدم استطاعت کی وجہ سے ہے یعنی او کہہ کر تو یہ بتانا مقصود تھا کہ اگر دس مساکین کو کھانا کھلانے سے اصلاح نہیں ہوتی تو پھر دس مساکین کو لباس پہنائے اور اگر اس سے بھی اصلاح نہیں ہوتی تو پھر ایک غلام آزاد کرے۔ یعنی سزا کو اونچا کرتا چلا جائے۔ لیکن اس کے بعد او صیام ثلاثۃ ایام نہیں فرمایا کہ صیام تحریر رقبہ کا قائمقام ہیں بلکہ فمن لم یجد فصیام ثلاثۃ ایام فرمایا ہے کہ جسے دس مساکین کو کھانا کھلانے کی توفیق نہ ہو۔ وہ تین دن کے روزے رکھے ٭

درخواست دعا

میرے دو بھائی، فیاض احمد اور مبشر احمد نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ درویشانِ قادیان، بزرگانِ سلسلہ و دیگر احباب سے کامیابی کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے

ریاض احمد باجوہ

(دارالصدر غربی ربوہ)

افسوس ناک رویّہ

(از روزنامہ نوائے وقت ۲۰ر جون ۱۹۶۱ء)

اس وقت جب کہ ملک کے آئندہ دستور کا مسئلہ زیر غور ہے اس مسئلہ کی اہمیت و سنجیدگی اس امر کی متقاضی ہے کہ اس کے متعلق گفتگو سنجیدہ و متین ہو۔ اور تلخی و ذاتیات سے دور رہتے ہوئے صرف اصولی مباحث کو ہی چھیڑا جائے مگر افسوس کہ بعض اصحاب نے ایسا لب ولہجہ اختیار کیا ہے کہ ان کی خدمت میں یہ عرض کرنے کو جی چاہتا ہے۔ کہ

اے شیخ گفتگو تو شریفانہ چاہیئے!

بالخصوص ان افراد۔ اداروں اور گروہوں کا جو ملک میں جمہوری نظام کے احیاء کے حامی ہیں یہ فرض ہے کہ وہ ملک میں ایسی فضا پیدا کریں جو اس موضوع پر سنجیدہ و متین بحث کے لئے موزوں ہو۔ مگر ہمیں افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ (سابق) جماعت اسلامی کے ترجمان معاصر کا رویہ اس معاملہ میں بڑا ہی قابل اعتراض ہے اور معاصر اس جماعت سے اختلاف رکھنے والی جماعتوں پر سب و شتم کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ شاید اس وجہ سے کہ دائیں بازو سے تعلق رکھنے والی سب سیاسی جماعتیں مارشل لاء کے بعد اپنا کام بند کر چکی ہیں۔ اور صرف جماعت اسلامی نے کمیونسٹ پارٹی کی طرح زیر زمین اپنا کام جاری رکھا ہے۔ اور معاصر محترم کو یہ اعتماد ہے کہ کوئی اس کے حملوں کا جواب نہیں دے گا۔ اس لئے معاصر چاروں طرف تیر برسا سکتا ہے۔

آج ہی کے پرچہ میں پارلیمانی نظام کی ناکامی پر بحث کرتے ہوئے معاصر محترم نے مسلم لیگ کو جی کھول کر گالیاں دی ہیں اور افسوس اس بات کا ہے کہ اس مضمون میں کھل کر تو نہیں مگر در پردہ بانیٔ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی ذات گرامی پر بھی کمینہ حملے کئے گئے ہیں

اس مضمون کو پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ معاصر کو اس سے کچھ زیادہ غرض نہیں کہ ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لئے سازگار فضا پیدا ہو اس کو زیادہ فکر اس بات کی ہے۔ کہ عام پاکستانیوں کے دل میں مسلم لیگ کی جو عزت ہے اُسے کس طرح ختم کیا جائے ٭

مسلم لیگ فرشتوں کی جماعت نہیں اپنے عہد اقتدار میں اس سے بھی بڑی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں (ورنہ آج اس کا یہ حال کیوں ہوتا؟) مگر ہمیں خوب معلوم ہے کہ معاصر عزیز کی نظر میں مسلم لیگ کا سب سے بڑا اور اصل گناہ یہ ہے کہ اس نے (معاصر کی محبوب پارٹی کی مخالفت کے باوجود) پاکستان بنایا۔ کوئی محب وطن پاکستانی مسلم لیگ کے اس احسان کو فراموش نہیں کر سکتا۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ معاصر مسلم لیگ کے سارے قصور معاف کر سکتا ہے۔ مگر اس کا یہ گناہ معاف نہیں کر سکتا لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لئے سازگار فضا پیدا کرنے کی خاطر معاصر مسلم لیگ کے اس گناہ عظیم کو کیا وقتی طور پر بھی نظر انداز نہیں کر سکتا؟

ایسی بحث زیادہ عرصہ تک یک طرفہ نہیں رہ سکتی۔ اگر کسی نے قیام پاکستان سے قبل مولانا مودودی کی طرف سے تحریک پاکستان کی مخالفت کی داستان شروع کر دی؟ یا قیام پاکستان کے بعد مولانا مودودی کی طرف سے تحریک آزادی کشمیر کی مخالفت اور مجاہدین کے خلاف مولانا کے فتوی کا ذکر چھڑ گیا؟ یا تحریک ختم نبوت میں شامل علماء میں سے کسی نے اس تحریک کے سلسلہ میں جماعت اسلامی کی منافقت اور دو رُخی کی بحث چھیڑ دی؟ یا خود مولانا مودودی کی جماعت کے ثقہ ترین آدمی اور ماضی قریب میں ان کے دست راست مولانا امین احسن اصلاحی نے خود جماعت اسلامی کے اندر مولانا مودودی کی آمریت اور ہوس اقتدار پر سے پردہ ہٹاتے ہوئے ہوئے یہ پوچھ لیا کہ حضرت آپ جو اپنی جماعت کے اندر اختلاف رائے کو برداشت نہیں کر سکتے اور امارت کے پردہ میں آمریت قائم کئے ہوئے ہیں آپ کس منہ سے جمہوریت کی دہائی دیتے ہیں؟ تو معاصر ہی سوچ کر بتائے۔ کہ ایسی بحثوں سے کیا فائدہ پہنچے گا۔ اور کسے فائدہ پہنچے گا؟

جو اشخاص واقعی جمہوری نظام کے حامی ہیں۔ اور ملک میں جمہوریت کے احیاء کے طلب گار ہیں۔ انہیں منفی باتوں پر اپنی توانائی صرف کرنے کی بجائے صرف جمہوریت کی بحالی پر زور دینا چاہیئے اور اس نیک مقصد کے لئے سازگار فضا پیدا کرنی چاہیئے۔

دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو

تحریک جدید سال دہم کی تحریک کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ:-

"میں ان سب کو جو اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں یا حصہ لے سکتے ہیں یا اگر پہلے انہوں نے حصہ نہیں لیا تو اب وہ اپنی گذشتہ کوتاہیوں کے ازالہ کا ارادہ رکھتے ہوں خدا تعالیٰ کے دین کی طرف بلاتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس سال کی تحریک میں پہلے تمام سالوں سے بڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کے مخلصین اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندوں میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیا کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ان کا قدم آگے بڑھے...... میری یہ خواہش ہے کہ وہ لوگ جو اپنے دلوں میں اخلاص رکھتے اور خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کا شوق رکھتے ہیں وہ اس سال ایسی نمایاں قربانی کریں جو اس سے پہلے انہوں نے سلسلہ اور اسلام کے لئے کبھی نہ کی ہو۔ میں کسی کو ایسا بوجھ اٹھانے کے لئے نہیں کہتا جسے وہ اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ وہ لوگ جنہوں نے اب تک پورا بوجھ نہیں اٹھایا اور قربانی کو اس کے صحیح مقام تک نہیں پہنچایا وہ اس سال ایسے رنگ میں قربانی کریں جس کی مثال پہلے کسی سال نہ مل سکے۔"

مومن ہمیشہ قربانی میں ترقی کرنا پسند کرتا ہے۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی قربانی میں زیادہ ترقی کرتے چلے جائیں اور حتی المقدور زیادہ سے زیادہ تحریک جدید کی مالی امداد فرما کر سعادت دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید - ربوہ)

ضروری وضاحت } حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ مرحومہ کی طرف سے بتوسط مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری مبلغ ۱۵۰ روپیہ کی رقم برائے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ وصول ہوئی ہے جس کا اعلان الفضل مورخہ ۲۱ جون ۱۹۶۰ء شمارہ ۱۴۷ صفحہ ۶ میں ہوا ہے۔ اس ضمن میں وضاحتاً یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ یہ رقم مرحومین کے جملہ پسران و دختران کی طرف سے جمع ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند کرے اور آپ کے پسران و دختران کا ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید - ربوہ)

ضروری تصحیح } افسوس ہے کہ اخبار الفضل مورخہ ۲۱ جون ۱۹۶۰ء شمارہ ۱۴۳ صفحہ ۶ پر "مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں" کے عنوان کے تحت شائع ہونے والی فہرست میں غلطی ہو گئی ہے مندرجہ ذیل تصحیح فرمائیں۔ (۳) مکرم ملک محمد الدین صاحب چک ۲۲۶ گ ب خانپور ضلع لائلپور منجانب زوجہ محترم زہرہ خاتون صاحبہ امین آبادی مبلغ ۱۴۰ روپے برائے تعمیر مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ

(وکیل المال تحریک جدید - ربوہ)

چندہ اشاعت لٹریچر وقف جدید کے لئے دورہ

مکرم شیخ خوشی محمد صاحب آف لنگے ضلع گجرات کو چندہ اشاعت لٹریچر وقف جدید کے سلسلہ میں جماعتہائے ضلع گجرات کے دورہ کے لئے روانہ کیا گیا تھا۔ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم شیخ صاحب مذکور کا دورہ ختم ہو چکا ہے

(ناظم تعلیم وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

شکریہ احباب:- میرے والد محترم مولوی خیر الدین صاحب مرحوم کی وفات پر احباب جماعت کی طرف سے خاکسار کو کثرت سے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں میرے دوستوں اور بزرگوں نے افسوس کا اظہار کر کے خاکسار کی دلجوئی فرمائی۔ میں سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر دے۔ آمین (صلاح الدین احمد بٹ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

ضرورتمند اصحاب توجہ فرمائیں

(۱) سولین سکالرشپ سکیم ۱۹۶۰ء } انجینئرنگ کالج میں سرکاری خرچ پر چار سالہ تعلیم فوج کی ٹیکنیکل برانچوں میں باقاعدہ کمشن۔

شرائط:- الیف۔ ایس۔ سی ریاضی فزکس و کیمسٹری بمعہ ہائر سکول سرٹیفکیٹ۔ ابتدائی انتخاب پشاور۔ راولپنڈی لاہور۔ کراچی۔ ڈھاکہ ۴ تا ۱۶ جولائی ۱۹۶۰ء بسروسز سروسز سلیکشن بورڈ کوہاٹ و ڈھاکہ۔ آخری انتخاب جی ایچ کیو۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱/۷/۶۰ تک بنام
P.A Clk, P.A 3 (a) AG's Branch, G.H.Q. Rawalpindi
فارم نیز مفصل ہدایات نزدیک کے دفتر بھرتی یا دفتر روزگار یا منظور شدہ کالج کے پرنسپل سے طلب ہوں۔ (پ رٹ 19/6/60)

(۲) داخلہ ایگریکلچرل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ } درخواستیں ۱۰/۷/۶۰ تک ایڈمنسٹریٹو آفیسر فرسٹ ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ فائننس کارپوریشن ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ پی آر ۲/۹ انڈل روڈ کراچی یا ریجنل افسر سکھر یا چیف ریجنل افسر لاہور ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن۔

تکمیل کورس پر تقرری بطور انویسٹیگیٹرس یا ایڈیشنل سب اکاؤنٹنٹس۔ بالترتیب ۱۲۵-۱۰-۲۲۵ و ۱۳۵-۱۰-۲۳۵-۱۰-۲۷۵ - شرائط:- میٹرک فرسٹ ڈویژن یا انٹرمیڈیٹ سیکنڈ ڈویژن (پ رٹ 19/6/60)

(۳) فرسٹ گریڈ ریلوے کلرک } ٹیکنیکل ریلوے ورکشاپ مغلپورہ میں سولہ اسامیاں تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰ - ہر قسم کا الاؤنس علاوہ۔ قبائلی و آزاد کشمیر کے نیز ریلوے ملازمین کے متعلقین کے لئے خاص مراعات۔ شرائط:- میٹرک سیکنڈ ڈویژن رسپیڈ ٹائپ ۳۰ - عمر ۱/۷/۶۰ کو ۱۸ تا ۲۵ - بصورت گریجوایٹ ۳۰ تک۔ درخواستیں معرفت دفتر روزگار مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں ۲۰/۷/۶۰ تک بنام مینیجر سٹیل شاپ این ڈبلیو آر مغلپورہ (پ رٹ 19/6/60)

(۴) سروے آف پاکستان } سروے آف پاکستان اپر سبارڈینیٹ سروس (نان گزٹڈ) کے لئے امتحان مقابلہ ستمبر ۱۹۶۰ء میں ہو گا۔ تنخواہ:- ۱۲۵-۱۰-۲۲۵-۱۰-۲۷۵-۲/۲۵-۳۵۰ - خالی اسامیاں ۱۲ - شرائط:- پاکستانی انٹرمیڈیٹ ریاضی یا سینئر کیمبرج عمر ۱/۷/۶۰ کو ۱۸ تا ۲۳ - درخواستیں ۱۵/۷/۶۰ تک بنام سرویئر جنرل آف پاکستان - پریذیڈنٹ ہوس کمپاؤنڈ وکٹوریہ روڈ کراچی۔ قواعد بھرتی بمعہ شرائط ملازمت اور فارم درخواست دو روپے میں دفتر مذکور سے طلب کریں۔ (پ رٹ 20/6/60)

(۵) کراچی روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن } درخواستیں ۱۰/۷/۶۰ تک بشمول مصدقہ نقول اسناد بنام سیکرٹری کراچی

روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن - اپر ڈویژن کلرک تنخواہ:- ۸۵-۶-۱۱۵-۲/۱۵-۱۷۵-۱۰-۲۲۵ نیز الاؤنس ۵۷/- - شرائط گریجوایٹ - ٹائپ سپیڈ ۳۰ - تجربہ ایک سال - عمر ۲۰ تا ۳۰۔

لوئر ڈویژن کلرک:- تنخواہ ۶۰-۶-۱۰۰-۵-۱۲۰ نیز الاؤنس ۵۲/- شرائط - میٹرک ٹائپ سپیڈ ۳۶ سابقہ تجربہ و عمر ۱۸ تا ۳۰ (پ رٹ 20/6/60)

(۶) فرسٹ گریڈ ریلوے کلرک } اسامیاں ۲۶ - تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰ شرائط - میٹرک سپیڈ ٹائپ ۳۰ - عمر ۱/۷/۶۰ کو ۱۸ تا ۲۵ - درخواستیں ۲۵/۶/۶۰ تک بنام چیف کنٹرولر آف اکاؤنٹس ویسٹ پاکستان لاہور (پ رٹ 21/6/60)

(ناظر تعلیم ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۸/۶/۶۰ کو محترم غلام احمد صاحب پوسٹل کلرک کوٹری سندھ ساکن لطیف آباد حیدر آباد سندھ کا نکاح ہمراہ محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ بنت شیر محمد صاحب مرحوم نبی سر روڈ بعوض مبلغ ۱۲۰۰ روپے مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد عمر سندھی مربی سلسلہ احمدیہ بمقام کنری سندھ)

کابل یونیورسٹی کے در و دیوار جمہوریت پائندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھے

روس کے بڑھتے ہوئے اثر اور افغان حکومت کے مظالم پر احتجاج

پشاور ۲۴ جون۔ افغانستان سے جو اطلاعات یہاں پہنچی ہیں۔ ان کے مطابق اس ملک میں روس کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ اور جہانشاہی حکومت کے آمرانہ ظلم و استبداد کے خلاف بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔ چنانچہ گزشتہ ہفتہ کابل یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے تین ہزار سے زائد طلباء نے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اور پہلی مرتبہ کابل یونیورسٹی کے در و دیوار "جمہوریت پائندہ باد" اور "اسلامی اتحاد زندہ باد" کے نعروں سے گونج اٹھے

یہ مظاہرہ روسی اثرات اور اسلامی ممالک سے متعلق داؤد گورنمنٹ کی ناپسندیدہ حکمت عملی کی مذمت کے لئے کیا گیا۔

اس سے پہلے یونیورسٹی کے تمام کالجوں کی دیواروں پر بڑے بڑے پوسٹر بھی چسپاں کئے گئے جن میں افغان حکمرانوں کی چیرہ دستیوں کا ذکر تھا۔ یہ پوسٹر مشرقی صوبے کی تمام اہم مساجد میں بھی دیکھا گیا۔ جس میں سینکڑوں دینی پیشواؤں اور ان قبائلی سرداروں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ جو حق گوئی اور بے باکی کے جرم میں جیلوں میں بند ہیں۔ پوسٹر میں افغانستان کے سابق وزیر خزانہ سردار عبدالمالک اور ان کے ساتھیوں کو جمہوریت پسندوں کے قائد قرار دیا گیا۔ واضح رہے کہ یہ لوگ گزشتہ کئی سال سے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ افغانستان سے موصولہ ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ مشرقی صوبے میں متعدد مقامات پر سرکش قبائل اور مسلح پولیس کے درمیان جھڑپیں بھی ہوئی ہیں اور قبائلیوں نے زیر زمین بارود بچھا کر پولیس کی دو چوکیاں اڑا دی ہیں۔

گاماں کی اہلیہ کے لئے پنشن

لاہور ۲۴ جون۔ مسٹر کے بی لالا کاٹن ملز اوکاڑہ نے ملٹری سیکرٹری جنرل مسٹر جی ای ڈی ملیا کی سفارش کے مطابق مرحوم رستم زمان گاماں پہلوان کی اہلیہ کے لئے دو سو روپیہ ماہوار پنشن مقرر کر دی ہے جو انہیں تا عمر دی جائے گی۔

مسٹر بولا گاماں پہلوان کو گزشتہ تین سال سے چار سو روپیہ ماہوار ادا کر رہے ہیں۔ مسٹر بولا نے مسٹر ڈی ملیا کے نام خط ارسال کر کے کہا تھا کہ اگر گاماں پہلوان کا کوئی جوان لڑکا ہو تو مل میں اسے ملازمت دے دی جائے۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ گاماں مرحوم کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔

بچوں کے اغوا پر پانچ سال قید بامشقت

لاہور ۲۴ جون۔ خاص فوجی عدالت نے ایک شخص محمد فاروق کو بچوں کے اغوا کے الزام میں مارشل لاء کے ضابطہ ۲۸ کے تحت پانچ سال قید بامشقت کی سزا کا حکم دیا ہے۔ فوجی عدالت لفٹیننٹ کرنل ایچ ایچ عسکری (صدر) میجر اعجاز احمد واحدی اور مسٹر جبار محمد چوہان مجسٹریٹ درجہ اول (ارکان) پر مشتمل تھی۔

استغاثہ کے مطابق ملزم کو ۱۹ مئی ۱۹۵۹ء کو مانگا کے مقام سے عین اس وقت گرفتار کیا گیا تھا جب کہ وہ لاہور سے تین بچوں کو اغوا کر کے جا رہا تھا جب ٹرک پر ملزم بچوں کے ہمراہ سوار ہوا تو ڈرائیور کو اس پر شبہ ہوا اور اس نے پولیس کو اطلاع دے دی۔ چنانچہ پولیس نے ملزم کو گرفتار کر لیا۔ بتایا جاتا ہے کہ ملزم نے ان بچوں کو لاہور ریلوے اسٹیشن سے یہ دھمکی دے کر اغوا کیا تھا کہ میں سی آئی ڈی کا آدمی ہوں اور چونکہ وہ (بچے) بلا ٹکٹ سفر کر رہے ہیں اس لئے انہیں جیل بھیج دیا جائے گا۔

امریکہ کو خروشیف کا انتباہ

بخارسٹ ۲۴ جون۔ مسٹر خروشیف وزیر اعظم روس نے امریکہ کو یہ تنبیہ کی ہے کہ اگر اس کے جاسوس طیاروں نے روس کے کسی علاقے پر اڑنے کی کوشش کی تو روس نہ صرف ان طیاروں کو تباہ کر دے گا بلکہ ان اڈوں پر بھی راکٹ پھینکے گا جہاں سے وہ اڑ کر روس پہنچیں گے۔

مسٹر خروشیف بخارسٹ کی تیسری کمیونسٹ کانگرس میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا میں نے سربراہوں کی کانفرنس میں اس لئے شریک ہونے سے انکار کر دیا تھا کہ صدر آئزن ہاور مجھے یہ یقین نہیں دلا سکے تھے کہ آئندہ کوئی امریکی طیارہ روس پر نہیں اڑے گا۔ آپ نے کہا روس امریکہ کو محفوظ کرنا چاہتا ہے کہ اس کے جاسوس کامیاب نہیں ہو سکتے

بنک آف انگلینڈ نے شرح سود بڑھا دی

لنڈن ۲۴ جون۔ بنک آف انگلینڈ نے شرح سود میں ایک فی صد کا اضافہ کر دیا ہے اب اس کی شرح سود چھ فی صد ہو گئی ہے۔ گزشتہ چھ ماہ میں یہ دوسرا موقع ہے کہ بینک کی شرح سود میں اضافہ ہوا ہے ۲۱ جنوری ۱۹۶۰ء سے اس وقت تک بینک کی طرف سے پانچ فی صد شرح سود دی جا رہی تھی۔

ریٹائرمنٹ کی حد ساٹھ سال کر دینے کا فیصلہ

ہر افسر کے ریکارڈ کی دو مرتبہ چھان بین کی جائے گی

مری ۲۴ جون۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ مرکزی ملازمین کی ریٹائرمنٹ کے لئے عمر کی حد بڑھا دی جائے۔ آج کل ۵۵ برس کی عمر میں مرکزی حکومت کے ملازمین کو ریٹائر کر دیا جاتا ہے۔ آئندہ ساٹھ برس کی عمر تک ریٹائر کیا جائے گا۔ خیال ہے کہ دونوں صوبوں کے گورنر بھی عمر کی اس حد میں توسیع پر عمل درآمد کے لئے ضروری قدم اٹھائیں گے

اطلاعات کے مطابق اس فیصلے کی تعمیل سے بیشتر ہر افسر کے ریکارڈ کی دو مرتبہ چھان بین کی جائے گی۔ پہلی چھان بین اس وقت ہو گی جب کوئی افسر اپنی ملازمت کے پچیس سال پورے کرے گا۔ اس وقت اگر اسے اہل نہ پایا گیا تو اسے ملازمت سے جبراً ریٹائر کر دیا جائے گا۔ صرف اہل افسروں کو ملازمت جاری رکھنے کی اجازت دی جائے گی۔ دوسری چھان بین ۵۵ برس عمر پوری ہونے پر کی جائے گی۔ اس سلسلے میں بھی صرف اہل افسروں کو مزید پانچ سال ملازمت میں رہنے کی اجازت دی جائے گی

متعلقہ حلقوں کا کہنا ہے کہ ریٹائرمنٹ کی عمر میں اس مشروط توسیع کے فیصلے سے سرکاری ملازموں میں اپنی پوری اہلیت سے کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو گا۔ اور اس کارروائی سے حکومت کو نااہل افسروں سے گلو خلاصی کرانے میں بھی مدد ملے گی جو محض ملکی خزانے پر بوجھ بنے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ مرکزی حکومت کے گزیٹڈ افسروں کے سروس ریکارڈ کی چھان بین اس فیصلے کے تحت ہو رہی ہے تاکہ نااہل افسروں کو باہر نکال دیا جائے۔

میٹرک کے نتیجہ کا اعلان چھ جولائی کو ہو گا

لاہور ۲۴ جون۔ سرکاری اطلاع کے مطابق ثانوی سکول کے امتحان منعقدہ ۱۹۶۱ء کے نتیجہ کا اعلان ۶ جولائی کو کیا جائے گا۔ نتیجے کے گزٹ ثانوی تعلیمی بورڈ کے سیلز ڈپو واقع ۸۶ میکلیگن روڈ لاہور کے علاوہ حسب ذیل مقامات سے مل سکیں گے۔

لائل پور (گورنمنٹ کالج) گجرات (زمیندارہ کالج) راولپنڈی (گورنمنٹ کالج) ملتان اور سیالکوٹ (گورنمنٹ ہائی سکولز) گزٹ کی قیمت ۴ روپے ہے۔ جو افراد گزٹ خریدنے کے خواہش مند ہوں۔ انہیں چاہیئے وہ یہ روپیہ لائیڈز بنک لمیٹڈ دی مال لاہور میں جمع کرا دیں اور بینک چالان سیکرٹری کو دے کر گزٹ حاصل کریں۔ گزٹ کی رقم منی آرڈر کے ذریعے سیکرٹری بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کو بھی بھیجی جا سکتی ہے۔ جو یکم جولائی تک سیکرٹری کو پہنچ جانی چاہیئے۔ جو افراد ڈاک کے ذریعے گزٹ حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں انہیں گزٹ کی قیمت کے علاوہ دو روپے ڈاک خرچ کے طور پر بھی بھیجنے چاہئیں۔ لاہور کے علاوہ جن شہروں میں گزٹ کی فروخت کا انتظام ہو گا۔ وہاں نقد قیمت ادا کر کے گزٹ مل سکیں گے۔ انفرادی طور پر معلومات ۸۶ مزنگ روڈ لاہور سے چھ جولائی کو پانچ بجے صبح سے بارہ بجے دوپہر تک حاصل کی جا سکیں گی۔ ٹیلی فون پر معلومات نمبر ۵۵۴۷، ۲۱۰۱ اور ۶۷۹۲۳ سے مہیا کی جائیں گی۔ لاہور سے باہر کے منظور شدہ سکولوں کے نتائج کے گزٹ آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی بورڈ آف سکینڈری ایجوکیشن ۸۶ مزنگ روڈ لاہور سکولوں کے فرستادہ ایجنٹ ۵ جولائی کو ایک بجے دوپہر سے پانچ بجے شام کے درمیان حاصل کر سکتے ہیں ان ایجنٹوں کے پاس وہ اطلاع ہونی چاہیئے جو یکم جولائی تک بورڈ کے دفتر سے انہیں دی جائے گی۔

ایک ہزار سے زیادہ تبتی بھارت پہنچ گئے

چنڈی گڑھ ۲۴ جون۔ یہاں پہنچنے والی خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک ہزار سے زائد تبتی پناہ گزین بھارتی سرحد عبور کر کے پنجاب اور ہماچل کے صوبوں میں داخل ہو چکے ہیں۔ تبت سے ان لوگوں کے فرار کی وجہ کمیونسٹوں کی ظالمانہ پالیسی بیان کی جاتی ہے۔ کمیونسٹوں اور تبتیوں کے درمیان حالیہ جھڑپوں نے بھی ان تبتیوں کو اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور کیا ہے۔ تبتی پناہ گزینوں نے شمالی اور مشرقی کشمیر شمالی یو پی اور آسام کی پہاڑیوں کے پرانے راستے استعمال نہیں کئے۔ بلکہ انہوں نے پنجاب اور ہماچل پردیش کی طرف سے نئے راستے اختیار کئے ہیں۔ ان پناہ گزینوں کی آمد نے بھارتی حکومت کیلئے ایک نیا مسئلہ پیدا کر دیا ہے۔

اٹھائیس اشیاء کے درآمدی لائسنس خود بخود جاری ہو جائیں گے

اس سال کی دوسری ششماہی کے لئے درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا

راولپنڈی ۲۵ جون کل شام حکومت نے جولائی۔ دسمبر کے لئے درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا اس پالیسی میں ایک سو اٹھاسی اشیاء شامل کی گئی ہیں اور ان میں صنعتوں میں استعمال ہونے والی چیزیں بھی شامل ہیں۔

سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گیارہ اشیاء تعیش کو پرانی فہرست سے حذف کر دیا گیا ہے باقی ماندہ اشیاء لائسنس کے حصول کے ذریعے درآمد کی جا سکتی ہیں۔ اگر حکومت نے بعد میں کسی چیز کو فہرست میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو اس کے متعلق بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔ ایک سو اٹھاسی اشیاء کی فہرست میں اٹھائیس اشیاء ایسی ہیں جن کے لائسنس خود بخود جاری ہو جایا کریں گے۔ ایسی اشیاء کے لائسنس کے حصول کیلئے یہ ثبوت دینا پڑے گا۔ کہ پہلے لائسنس کو پوری طرح استعمال کر لیا گیا ہے۔ نئی درآمدی پالیسی میں نئے تاجروں کیلئے بعض اشیا مخصوص کر دی گئی ہیں لائسنس نقد اور امدادی لائسنسوں کے طریقے کے مطابق بھی جاری کئے جائیں گے۔ اور وہ تمام ملکوں کے لئے کام دے سکیں گے۔ البتہ جو لائسنس سہ فریقی امداد کے تحت جاری کئے جائیں گے یا جو لائسنس مبادلہ اجناس کے کسی معاہدہ کے تحت دیئے جائیں وہ اس طریقے سے مستثنیٰ ہونگے بشرطیکہ ان پر اس ملک کا نام خاص طور پر درج ہو جہاں سے یہ اشیاء درآمد کی جا سکتی ہیں تجارتی اور صنعتی اشیاء درآمد کرنے والے پرانے تاجروں کو نئی درخواستیں پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ مفرد اور مرکب ادویات کے لائسنسوں کے استعمال کا طریقہ اور بھی سہل کر دیا گیا ہے تجارت کی غرض سے ادویات درآمد کرنے والوں کو اب نیا سامان درآمد کرنے سے پیشتر محکمہ صحت کے افسروں سے سرٹیفکیٹ لینا نہیں پڑے گا کہ پچھلا لائسنس پوری طرح استعمال کر لیا گیا ہے۔ بعض ادویات کی درآمد کے لئے ایک حد مقرر کر دی گئی ہے۔ اور بعض ادویات کو دواؤں کی فہرست سے بالکل خارج کر دیا گیا ہے۔ جن اشیاء کے لائسنس خود بخود جاری ہو جایا کریں گے۔ اس کی فہرست حسب ذیل ہے۔

صنعتی اشیاء لوہا اور فولاد، دھاتیں دھماکے سے پھٹنے والا مادہ۔ کافور۔ سلنڈروں میں بھری ہوئی گیس۔ کیمیائی اشیاء۔ این۔ او۔ ایس کول تار ڈائیز۔ چمڑا رنگنے اور چمڑا کمانے میں استعمال ہونے والی اشیاء۔ گیس بلیک۔ کاربن بلیک خام ربڑ اس میں مصنوعی ربڑ بھی شامل ہے ربڑ کے ٹکڑے جیسے ٹین کیپسول۔ لیبری کنٹ

زرعی اشیاء ٹریکٹر اور ٹریکٹروں کے پرزے ہرے بھرے پودے۔ سبزیوں اور پھولوں کے بیج ان میں پیاز اور پیاز کے بیج شامل نہیں۔ نائیلون کی ڈوریاں (ماہی گیری کے لئے)

عام استعمال کی اشیاء کتابیں لیبارٹریوں میں استعمال ہونے والا شیشے کا سامان۔ ایکسرے فلمیں اور پلیٹ ٹمائر اور ٹیوب۔ سائنس اور جراحی میں استعمال ہونے والا سامان۔ ربڑ سے بنی ہوئی اشیاء جن میں مانع حمل بھی شامل ہیں خود بخود چلنے والی گاڑیوں کے کل پرزے اسی طرح انجنوں کے پرزے بھی شامل ہیں۔

صرف مشرقی پاکستان کیلئے۔ سیمنٹ (گریے) چونے کا پتھر۔ سوڈا ایش۔ دودھ سے بنی ہوئی اشیا خوردنی۔ موٹر رکشا جس حد تک صنعتی اور تجارتی درآمد کنندوں کا تعلق ہے وہ نیا لائسنس حاصل کرنے سے پیشتر متعلقہ افسروں کے سامنے اس امر کا ثبوت پیش کریں گے کہ انہوں نے پہلا لائسنس پوری طرح استعمال کر لیا ہے۔ اس کے بعد انہیں نیا لائسنس مل جائے گا جن اشیا کے لائسنس خود بخود جاری ہو جاتے ہیں صنعتی درآمد کنندوں کے لئے ان کی تشخیص شدہ ضروریات کے سو فی صدی کے برابر اور تجارتی درآمد کنندوں کے لئے ان کی کیٹے گری کے ایک سو فی صد کے برابر لائسنس دیئے جائیں گے مالبتہ اگر ان کیلئے جولائی دسمبر کی درآمدی مدت میں کوئی پیشگی لائسنس جاری ہو چکا ہو گا۔ تو اسے منہا کر لیا جائے گا۔ جس حد تک صنعتی صارفین کا تعلق ہے ان کی تشخیص شدہ ضروریات وہی متصور ہوں گی جو جنوری، جون ۱۹۶۰ء کی درآمدی مدت کے لئے منظور کی گئی تھیں۔ البتہ اگر تشخیص کرنے والے افسروں نے اس میں کچھ رد و بدل کر دیا ہو گا تو اسے درست تسلیم کر لیا جائے گا۔

ولادت

میرے ماموں عبد الرشید صاحب کو خدا تعالےٰ نے ۱۲ر جون کو پہلی بچی عطا فرمائی۔ بچی کے نیک صالحہ اور خادمہ دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے نومولودہ بابو عبد الغنی صاحب مرحوم انبالوی کی پوتی اور چوہدری وزیر محمد صاحب کی نواسی ہے۔

نیز خاکسار نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ نتیجہ نکلنے والا ہے احباب کرام سے کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

جمال الدین سرور احمدؐ
ابن
مولوی محمد الدین صاحب شہید

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

بن ہی نہیں سکا۔ اور جب بارہ تیرہ سال میں یہ سسٹم یہاں ابھر نہیں سکا تو کیا اس کا مطلب یہی نہیں کہ یہ طریق ہمارے خاص حالات کے موافق نہیں۔ پھر ناکامی کس کا نام ہے؟ انتخابات میں محض برسر اقتدار گروہ کی دھاندلی کا عذر کافی نہیں۔ ہر پارٹی سسٹم والے نظام میں خواہ وہ کتنا ہی ترقی یافتہ ملک میں کیوں نہ ہو سو فیصدی کیا پچاس بلکہ پچیس فیصدی بھی محض اصولوں کی بناء پر ووٹ نہیں دیئے جاتے بلکہ ان ممالک میں بھی کئی کئی قسم کے جتنوں سے ووٹ حاصل ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خاص پارلیمانی نظام کی کامیابی کے لئے برطانیہ کی مثال بھی صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ برطانیہ کا نظام اپنی قسم کا واحد نظام ہے جس کی کوئی مثال نہیں۔ اس نے برطانیہ نے یہاں جس پارلیمانی نظام کی طرح رکھی تھی وہ ان خصوصیات سے معرا ہے جو صرف برطانوی نظام کے ساتھ وابستہ ہیں۔ بے شک برطانیہ اور امریکہ میں پارٹی سسٹم ہے۔ مگر ان دونوں ملکوں میں پارٹی سسٹم دا یہ کئی ایک اخلاقی تاریخی اور رواجی قدغن ہیں جو ہمارے جیسے نئے ملک میں ممکن نہیں۔ ان دو ملکوں کے سوا تیسرا کوئی ملک نہیں جس میں کہا جائے کہ خالص پارٹی سسٹم کامیاب ہوا ہے۔ اور تو اور فرانس جیسے ترقی یافتہ ملک میں بھی پارٹی سسٹم کا جو حال ہوا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں پارٹی سسٹم بطور ایک خالی نظریہ کے غور کرکے اس کو اپنے ملک کے حالات پر چسپاں کرنا سود مند نہیں ہو سکتا۔

نیا ریکارڈ

برادرم مکرم کاپل محمد اسحق صاحب اسمٰعیل قریشی کے صاحبزادہ ارشد محمود صاحب اس سال بی۔ ڈی۔ ایس کے یونیورسٹی امتحان میں نہ صرف یونیورسٹی بھر میں اول آئے۔ بلکہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے فضل سے نیا ریکارڈ قائم کیا۔ اس سے قبل یونیورسٹی کا ریکارڈ ۳۱۹ نمبر کا تھا۔ عزیز موصوف نے ۳۲۵ نمبر حاصل کر کے قابل فخر کامیابی حاصل کی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کی اس کامیابی کو ان کے خاندان اور سلسلہ کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

خاکسار محمد اسمٰعیل دیا گڑھی
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵